بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۲۵۱	۵ شعبان ۱۳۸۸ھ ۷ نبوت ۱۳۴۷ ہش ۷ نومبر ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

ah

93

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۶ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؛

—• ربوہ ۶ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مد ظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

—• کراچی ۵ نومبر (بذریعہ تار) مکرم مسعود احمد صاحب خورشید اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی حالت گردوں میں انفیکشن دوبارہ بڑھ جانے کی وجہ سے تا حال ویسی ہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت مولوی صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

—• مکرم عبدالرحیم یونس صاحب چٹاگانگ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ایک عرصہ سے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ اس دوران میں ہرنیا کی تکلیف بھی ہو گئی ہے۔ اور وہ اب ہرنیا کے اپریشن کے لئے کراچی جا رہے ہیں۔ وہ جملہ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے اس سفر کے بابرکت ہونے، اپریشن کی کامیابی اور جملہ امراض سے شفایابی کے لئے اللہ کے حضور درد دل سے دعا فرمائیں۔

—• محترم مولانا رحمت علی صاحب رضی اللہ عنہ سابق مبلغ انڈونیشیا کے صاحبزادے مکرم عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ لاہور بعارضہ شدید پیچش بہت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

—• مکرمی منظور احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید جہاں کہیں بھی ہوں وہ یہ اعلان پڑھتے ہی جلد از جلد وکالت مال اوّل تحریک جدید ربوہ میں حاضر ہو جائیں۔

(وکیل المال اوّل)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ہر ایک پلیدی سے دُور رہنے کا حکم دیا ہے

یہ اس لئے ہے کہ تا انسان حفظانِ صحت کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچاوے

"اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ یعنی ہر ایک پلیدی سے جدا رہ"۔ یہ احکام اسی لئے ہیں کہ تا انسان حفظانِ صحت کے اسباب کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچاوے۔ عیسائیوں کا یہ اعتراض ہے کہ یہ کیسے احکام ہیں جو ہمیں سمجھ نہیں آتے کہ قرآن کہتا ہے کہ تم غسل کر کے اپنے بدنوں کو پاک رکھو اور مسواک کرو، خلال کرو۔ اور ہر ایک جسمانی پلیدی سے اپنے تئیں اور اپنے گھر کو بچاؤ اور بدبوؤں سے دُور رہو اور مُردار اور گندی چیزوں کو مت کھاؤ۔ اس کا جواب یہی ہے کہ قرآن نے اس زمانہ میں عرب کے لوگوں کو ایسا ہی پایا تھا اور وہ لوگ نہ صرف روحانی پہلو کے رُو سے خطرناک حالت میں تھے بلکہ جسمانی پہلو کے رُو سے بھی ان کی صحت نہایت خطرہ میں تھی۔ سو یہ خدا تعالےٰ کا ان پر اور تمام دنیا پر احسان تھا کہ حفظانِ صحت کے قواعد مقرر فرمائے یہاں تک کہ یہ بھی فرما دیا کہ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا یعنی بے شک کھاؤ پیو مگر کھانے پینے میں بے جا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیت کی مت کرو۔ افسوس پادری اس بات کو نہیں جانتے کہ جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر روحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے۔ مثلاً چند روز دانتوں کا خلال کرنا چھوڑ دو جو ایک ادنیٰ صفائی کے درجہ پر ہے تو وہ فضلات جو دانتوں میں پھنسے رہیں گے ان میں سے مُردار کی بو آئے گی۔ آخر دانت خراب ہو جائیں گے اور ان کا زہریلا اثر معدہ پر گر کر معدہ بھی فاسد ہو جائے گا۔ خود غور کر کے دیکھو کہ جب دانتوں کے اندر کسی بوٹی کا رگ و ریشہ یا کوئی جز پھنسا رہ جاتا ہے اور اسی وقت خلال کے ساتھ نکالا نہیں جاتا تو ایک رات بھی اگر رہ جائے تو سخت بدبو اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور ایسی بدبو آتی ہے جیسا کہ چوہا مرا ہوا ہوتا ہے۔ پس یہ کیسی نادانی ہے کہ ظاہری اور جسمانی پاکیزگی پر اعتراض کیا جائے۔ اور یہ تعلیم دی جائے کہ تم جسمانی پاکیزگی کی کچھ پروا نہ رکھو۔"

(ایام الصلح صفحہ ۲۳۲-۲۳۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ نبوت ۱۳۴۷ ہش

علمائے ربّانی

ایک گزشتہ اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کی روشنی میں یہ امر واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام میں عالم کون ہو سکتا ہے محض ظاہری علم میں تبحر ہونا عالم ہونے کا ثبوت نہیں ہے بلکہ ظاہری علوم میں مہارت کے علاوہ ایک اسلامی عالم میں خشیت اللہ اور معرفت کی صفت ہونا لازمی ہے۔ ورنہ ان کے بغیر تو اسلامی علوم کے ماہر غیر مسلموں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جن میں بعض محض نکتہ چینی کے لئے اور زبان دانی کی خاطر فقہ اور حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں جو محض ایسے علوم میں کمال تک حاصل کرتے ہیں۔ مگر ان کو اسلام پر ایمان نہیں ہوتا۔ اس سے بھی بڑھ کر خود مسلمانوں میں ایسے عالم کہلانے والے بھی موجود ہیں۔ جو ان علوم میں منتہی کا درجہ حاصل کرتے ہیں۔ مگر انہیں معرفتِ حق سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ وہ محض دنیا کی نظر سے اسلامی قانون اور اسلامی علوم میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔ ان سے بھی بڑھ کر ایسے لوگ بھی جن کو اسلامی اصولوں میں صداقت نظر آتی ہے۔ اور جو انسانی بناسئے ہوئے قانونوں سے اسلامی قوانین کی برتری ثابت کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ مگر اس قدر کمال حاصل کرنے سے بھی ایسے لوگ اسلامی عالم نہیں کہلا سکتے۔ بلکہ جو چیز کسی عالم دین کو عالم بناتی ہے۔ وہ تعلق باللہ ہے جس کے بغیر اسلامی قانون کی حقیقی قیمت انسان سمجھ ہی نہیں سکتا۔ معرفت الٰہیہ ہی ہے۔ جو دراصل اسلامی علماء کو دنیوی علماء سے ممیز کرتی ہے۔

ایسے علماء ہی اسلامی علماء کہلا سکتے ہیں۔ جن کے متعلق شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے بھی فرمایا ہے کہ ؎

بے علم نتواں خدا را شناخت

یعنی خدا شناسی کے لئے علم ضروری ہے۔ اصل چیز خدا شناسی ہے علم کو محض خدا شناسی کا ایک ذریعہ سمجھا گیا ہے۔ تاہم ایسے لوگ بھی ہیں جو دنیوی علم میں ایسے طاق تو نہیں ہوتے مگر فیضِ ربانی سے معرفت کا مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی اسلام میں علماء ہوتے ہیں کیونکہ ان کو حقیقی علم سے بہرہ ور ہوتا ہے جو خدا شناسی ہے۔

اس طرح جو لوگ محض اپنی ایسی تصانیف پر فخر کرتے ہیں۔ جن میں اسلامی قانون پر منطقی اور فلسفیانہ یا قانون دانی کے لحاظ سے بحث کی گئی ہو۔ اور معرفت اور خشیت اللہ ان سے ظاہر نہ ہوتا ہو اسلام کے نقطۂ نظر سے علمائے ربانی نہیں سمجھے جا سکتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علم فی ذاتہٖ جہالت سے بہتر ہے لیکن جب علم خدا شناسی سے محروم کر دے۔ تو ایسا علم جہالت سے بھی بدتر ہے چنانچہ آج دنیا میں ایسے لوگوں کی بہتات ہے جو علوم و فنون میں تو ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں

آج یورپ نے سائنسی علوم و فنون میں جو ترقی کی ہے۔ جہاں تک دنیوی فوائد کا تعلق ہے۔ یہ ترقی مفید کہی جا سکتی ہے لیکن اس کا سب سے بڑا نقصان جو ہوا ہے وہ یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے منکر ہو گئے ہیں اور اس کا نتیجہ ہے۔ آج مغربی دنیا باوجود انتہائی ترقی کے دنیا کی مکمل تباہی کے خطرے سے دوچار ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ آگے نہ آیا۔ جو ضرور آئے گا تو ہو سکتا ہے کہ یہ ہرنے کسی دن جوش میں آکر دنیا کو ہی تباہ کر کے رکھ دیں۔

الغرض ایسا علم بھی اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لائے بغیر سخت خطرہ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ مولانا رومی کیا خوب فرماتے ہیں ؎

علم را بر دل زنی یارے بود
علم را بر تن زنی مارے بود

لہٰذا ایسی کتابیں لکھ کر جن میں اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذکر تک نہ ہو۔ خواہ کتنی بھی منطقی اور فلسفیانہ ہوں۔ کسی عالم کے لئے کوئی فخر نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا موجودہ مغربی تحریکوں سے متاثر ہو کر اسلام کی قانون ساز توجیہیں کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی انابت حاصل نہ ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کو دیکھئے کس طرح لفظ لفظ بلکہ حرف حرف اللہ تعالیٰ کے رنگ سے رنگین ہے۔ ان کتابوں کے پڑھنے سے سعید روحیں جان لیتی ہیں کہ یہ کسی اہل اللہ کی تصانیف ہیں۔ ولا جو لوگ محض سطحی طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور محض دنیوی حکمتیں تلاش کرتے ہیں۔ انکو شاید متاثر نہ کریں۔ مگر جو لوگ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ان تصانیف میں ایک فرستادہ حق کی آواز سنتے ہیں۔ یہ تصانیف محض اسلام کے متعلق نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں اسلام کی روح جھلکتی ہے۔ ان میں زندہ خدا۔ زندہ رسول۔ اور زندہ قرآن کا نظارہ نظر آتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے اور جو کچھ لکھا ہے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے لکھا ہے۔ آپ صرف عالم نہیں بلکہ عالم ربانی تھے۔ آپکو معرفت میں کمال حاصل تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپکو اسلام کی روشنی میں دنیا کی راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اسی لئے آپ کے لئے سلطان القلم کا خطاب زیبا ہے

آفاق پہ سورج کی کرن پھوٹ پڑی ہے

آفاق پہ سورج کی کرن پھوٹ پڑی ہے
یہ تھوڑی سی ظلمت بھی اب ایک آدھ گھڑی ہے

وہ دیکھو نقوشِ ابھرے ہیں اک تازہ جہاں کے
ہرچند کہ گرد ان کے ابھی دھند پڑی ہے

ہرسمت زمانے میں ہے جو خون کی بارش
دراصل وہ اِک فصل پہ ساون کی جھڑی ہے

ہم اور بنالیں گے جو مٹ جائے یہ دنیا
ان بازوؤں میں قوتِ تعمیر بڑی ہے

عارف ہوا وہ چھو گیا یہ جس کے لبوں سے
ساقی! ترا ساغر ہے کہ جادو کی چھڑی ہے

ماتھے سے لگاتا ہوں تری خاتمِ انگشت
تقدیرِ جہاں اس کے نگینے میں جڑی ہے

سَو بار مری راہ میں تو آتا ہے در یار
اس کوچے میں ہرگام پہ اک دار گڑی ہے

شاید کہ کسی بحر کا غواص ہے تو بھی
ہربات مِلتسم! تری موتی کی لڑی ہے

عبد الرشید تبسم

آخری قسط

تربیتِ اولاد اور احمدی مستورات کے فرائض

(حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۶۵ء کے موقع پر خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دوسری چیز جو ہمارے اوقات پر ڈاکہ ڈالتی ہے وہ تجسس کی عادت ہے۔ بعض مرد اور عورتیں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی عیب گیری کے لئے میٹریل اور مواد کی تلاش میں لگے رہتے ہیں اور اس ٹوہ میں لگے رہتے ہیں کہ دوسرے کا کوئی نقص ان کے علم میں آجائے ...

اس مسئلہ کے متعلق نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلعم کا ایک بڑا سخت ارشاد ہے جو میں اپنی بہنوں کے سامنے اِس وقت رکھنا چاہتا ہوں آپ اسے غور سے سُنیں اور اس وقت عہد کریں کہ آئندہ ہم کسی کے عیب کی تلاش نہیں کریں گے۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ دیکھو! میں تمہیں یہ حکم دیتا ہوں کہ تم مسلمانوں کو تکلیف نہ دو۔ ان پر عیب نہ لگاؤ اور نہ ان کی کمزوریوں کے پیچھے لگے رہو کیونکہ جو شخص بھی تم میں سے مسلمانوں کی کمزوریوں کی تلاش میں لگے گا اور ان کے عیب کی ٹوہ میں لگے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب کے پیچھے پڑے گا اور اس کو شرمندہ اور بدنام کرے گا۔ خواہ اس نے وہ عیب اپنے گھر میں چھپ کے کیا ہو۔

پس! اگر ہم میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ستاری کا پردہ اس کے اوپر پڑا رہے اور اس کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو خدا تعالیٰ ظاہر نہ ہونے دے اور اپنی مغفرت کی چادر کے نیچے اسے ڈھانپ لے تو ہم ایسا کرنے کی جرأت کیسے کر سکتے ہیں؟ کہ خدا تعالیٰ سے تو ہم یہ کہیں کہ اے خدا! ہماری مغفرت فرما۔ ہمارے عیوب کو چھپا اور انہیں ظاہر نہ کر۔

اور خود سارے محلہ اور شہر میں جاکر دوسروں کے عیوب کی تلاش میں لگے رہیں۔ خدا تعالیٰ تو اس صورت میں ہمیں یہ کہے گا کہ جو چیز تم اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لئے پسند نہیں کرتے وہ میرے پاس مانگنے کیوں آئے؟"

معاشرہ کی اصلاح کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی ان کمزوریوں کی طرف توجہ دیں اور اپنی اصلاح کریں۔ ہم جس جماعت سے تعلق رکھتی ہیں وہ بلاشبہ ایک امتیازی جماعت ہے اس امتیازی جماعت کا ہر فرد اپنے آپکو امتیازی خصوصیات کا حامل بنانے میں کوشاں رہے اور صدق دل سے یہ تہیہ کرے کہ جس بات کا حکم ہمیں ہمارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ ہماری بھلائی کے لئے دیتے ہیں جو آپ کے دلی درد کا آئینہ دار ہوتا ہے ہم اس پر پورے طور پر امنّا صدقنا کہنے والے ہوں تا اللہ تعالیٰ اس کامل فرمانبرداری اور وفاداری کے نتیجہ میں ہم پر اپنے مسلسل انعامات کے دروازے وسیع سے وسیع تر کر دے۔ کیونکہ ہماری فلاح و بہبودی کا راز اللہ تعالیٰ کی اور اسکے رسول کی اطاعت میں ہی ہے۔

معاشرہ کی وہ کمزوریاں جو معاشرہ کا حصّہ بن چکی ہیں۔ جو ہم خواتین کے ساتھ مخصوص ہیں وہ تقویٰ سے ہی دُور ہو سکتی ہیں۔ وہ برائیاں اور کمزوریاں کیا ہیں؟ وہ کمزوریاں غیبت۔ بہتان۔ تجسس بدظنی اور کبر و نخوت ہیں۔ تکبر کے نتیجہ میں ہی ہم ایک دوسرے پر طعن کرتے یا ایک دوسرے کو ناپسندیدہ ناموں سے پکارتے ہیں۔ ورنہ خشیتِ الٰہی رکھنے والے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے سچی محبت و اُنس رکھنے والے کبھی باہم ایک دوسرے کو تحقیر سے نہیں دیکھ سکتے۔

اس قسم کی کمزوریوں کا مظاہرہ باہمی اخوت و ہمدردی کے حسین جذبات کو یکسر ختم کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے قوم کی ترقی کا معیار تنزل ہو جاتا ہے۔ یہ کمزوریاں قوم کو گھُن کی طرح کھوکھلا کر کے اس کی جمعیت۔ اس کی برکت کو ختم کر دیتی ہے۔

اپنی کمزوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ان کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔"
(کشتی نوح)

باہمی کینہ و عناد ایسی خطرناک بیماری ہے جو مومن کے اعمالِ صالحہ پر ایک قسم کا ڈاکہ ہے۔ کبھی نہ کبھی باہمی اختلاف ضرور ہو جاتا ہے لیکن باہمی اختلاف کے رونما ہو جانے کا مطلب ایک مومن کے لئے ہرگز یہ نہیں کہ وہ وقتی اختلاف مسلسل کینہ و عناد کی صورت اختیار کر لے۔ جو اندر ہی اندر پرورش پا کر باہم مستقل دُوری کی صورت اختیار کرے۔ اس قسم کے رویے کا نتیجہ خوفناک قسم کی نااتفاقی پر ختم ہوتا ہے جو قوم و ملّت کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتی ہے اس سے تقویٰ کی روح آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو باہمی اتفاق و محبت پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا:۔

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجودِ واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔

نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جُڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔

نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلعم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ یہ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے؟ کہ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ کرامؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ کُنْتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ کا فرمان ظاہر ہے۔

یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔"

ادنیٰ ادنیٰ سے شکوے شکایت کو اگر دل میں جگہ دے دی جائے تو یہی شکوے بغض و عناد کی صورت اختیار کر کے باہمی ایک دوسرے کو دُور کر دیتے ہیں جس سے محبت کا جذبہ الفت کا جذبہ اور اس کی تمام ثمرات برکات کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں عفو سے کام لینا عین مومن کی شان ہے۔

ہمارا دینی کام ہو یا دُنیاوی ہر کام کے لئے خلوص و اتفاق کی ضرورت ہے اور اس کے لئے عفو کو اپنا شعار بنانا ہی ایک مسلمان کا شیوہ ہے ورنہ اس کے خلاف عمل درآمد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسولوں کی اطاعت سے انحراف

کے مترادف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اطاعت رسول کو بھی لازمی قرار دے رکھا ہے نبی اکرمؐ کی کامل اطاعت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی اطاعت بھی ممکن نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کرنے والوں سے ہی خلافت کی نعمت کا وعدہ فرمایا۔ اس شرط پر کہ جبتک وہ اس ایمان پر قائم رہیں گے کہ اسلام کی بقا اور استحکام کے لئے خلافت کا قیام ضروری ہے اور پھر اس نعمت کے شایانِ شان اعمال کی بجا آوری اور نگہداشت رہے گی اللہ تعالیٰ ان میں خلافت کی اس غیر مترقبہ نعمت کو جاری رکھے گا۔

خلافتِ راشدہ کے بعد مسلمانوں نے اس عظیم انعام کی ناقدری کی۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت نے اس عظیم نعمت کو ان سے چھین لیا۔

چونکہ اللہ تعالیٰ بے انتہا رحیم و کریم ہے اس نے اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے اپنی رحمانی صفت کے تحت محض اپنے فضل و کرم سے پھر اس انعام کو اپنے محبوب بندے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وساطت سے ہماری طرف لوٹایا۔ الحمدللہ علےٰ ذالک۔

اس نعمتِ عظمیٰ پر جس قدر بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ سو اس نعمت کے ہمیشہ ہمیش قائم رہنے کے لئے دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے اور اس نعمت کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے۔ اعمالِ صالحہ یہ ہیں۔ خلیفہ وقت سے گہرا تعلق۔ آپکی اکملیت کی فرمانبرداری۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات میں خلوصِ دل سے حصہ لینا۔ ہر اس عنصر سے اپنے آپ کو الگ رکھنا جو نظامِ سلسلہ اور خلیفہ وقت سے بغاوت کی ملونی رکھتا ہو۔

سو قرآن کریم کے اس فرمان کی روشنی میں حقیقی اور سچے مومن کی ہی امتیازی شان ہے کہ وہ اعمالِ صالحہ کا پابند ہوتا ہے۔

موجودہ دور میں اللہ تعالیٰ نے ترقیٔ اسلام کو خلافتِ احمدیہ سے وابستہ کیا ہے۔ میری معزز و محترم بہنو! اگر ہم چاہتی ہیں کہ یہ جماعت جلد از جلد ترقی کرے۔ اسلام کا نور تمام دنیا میں پھیل جائے اور ہم اس نور کی افادیت سے پورے طور پر مستفید ہوں تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے گھروں۔ اپنے ماحول۔ اپنی اولادوں کو ایمان کے لحاظ سے ایسا مضبوط بنائیں کہ شیطان کسی صورت میں بھی یلغار نہ کر سکے۔

حضرت آدم کے وقت سے شیطان خلیفہ خدا کا دشمن رہا۔ اس کی بیخ کنی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپؑ کے بعد آپ کے تمام خلفاء یکے بعد دیگرے اس مشن کے لئے کوشاں ہیں۔ اور یہی مشن ہم سب کا ہے کہ ہم اس دور میں شیطان کے وجود کا خاتمہ کریں۔ خلیفہ وقت کے ہر فرمان و حکم پر لبیک کہیں۔ ہماری دینیؔ و دنیاوی کامیابی و کامرانی کا راز اسی میں ہے۔

اسلام کی ترقی و اشاعت کے وعدے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیئے ہیں وہ بہرحال ضرور پورے ہوں گے

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ تمام تر وعدے ہمارے ذریعہ پورے ہوں تو اس کے لئے مالی قربانیاں بھی کرنی پڑیں گی جانی قربانیاں بھی کرنی پڑیں گی۔ اولاد کی قربانیاں بھی کرنی پڑیں گی۔ جذباتی قربانیاں بھی کرنی پڑیں گی۔ عزت کی قربانیاں بھی کرنی پڑیں گی۔ بلا شبہ راستہ ضرور کٹھن ہے مگر اس کے پیچھے بہت بڑا اور دائمی انعام ہے۔ خدا کرے کہ ہم وہ دائمی انعام حاصل کرنے والی ہوں۔ آمین۔

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ ۱۳۴۷ ہش ۱۹۶۸ء

نوٹ نمبر ۱۔ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خصوصی خطاب درمیانے دن کی بجائے پہلے دن ہوگا۔ نمبر ۲ * اس نشان والا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے زنانہ جلسہ گاہ میں ریلے ہوگا۔

۲۶ فتح ۱۳۴۷ ہش بروز جمعرات

اجلاس اوّل

۹-۱۵ تا ۹-۴۵	* تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵	* افتتاحی خطاب	
۱۰-۱۵ تا ۱۰-۲۵	تلاوت قرآن کریم نظم	
۱۰-۲۵ تا ۱۰-۳۵	نظم	محترمہ امتیاز صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ
۱۰-۳۵ تا ۱۰-۵۵	سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ	محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ ایم۔ اے۔
۱۰-۵۵ تا ۱۱-۰۰	اعلانات	
۱۱-۰۰	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
۱۲-۰۰ تا ۲-۰۰	* تیاری نماز و نماز ظہر و عصر	

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	* تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ تا ۳-۰۰	* خلافتِ راشدہ اور تجدیدِ دین	محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل
۳-۰۰ تا ۳-۴۵	* احمدیت (اسلام کی نشاۃِ ثانیہ)	محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل
۳-۴۵ تا ۴-۱۰	سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم	محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ کراچی
۴-۱۰ تا ۴-۳۵	حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کارنامے۔	محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ ایم۔ اے

۲۷ فتح ۱۳۴۷ ہش بروز جمعۃ المبارک

اجلاس اوّل

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم نظم	محترمہ ذاکرہ ساجد صاحبہ لاہور
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	اسلام اور تزکیۂ نفس	حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	* فلسفۂ دعا	محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۱۰	نظم	
۱۱-۱۰ تا ۱۲-۰۰	تقریر	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰	تیاری نماز	
۱-۰۰ تا ۲-۰۰	* نماز جمعہ و عصر	

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	* تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵	* خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

۲۸ فتح ۱۳۴۷ ہش بروز ہفتہ

اجلاس اوّل

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	* تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	* صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم	محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ۔
۱۰-۱۵ تا ۱۰-۲۵	نظم	
۱۰-۲۵ تا ۱۰-۵۵	تعلق باللہ	محترمہ امۃ المالک صاحبہ ایم۔ اے
۱۰-۵۵ تا ۱۱-۰۰	نظم	
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	احمدی خواتین کی ذمہ داریاں	محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	* تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵	* خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	

درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی شیخ علیم الدین صاحب سرگودھا (ابن منشی محمد الدین صاحب قادیانی ٹھیکیدار بھٹہ سرگودھا) سخت بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے اپنڈکس تشخیص کرکے اپریشن کیا تھا لیکن ان کی تشخیص صحیح نہ نکلی۔ اب ایک اور بڑا اپریشن ہؤا ہے کمزوری بہت ہے۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔

(منیر احمد دار الرحمت وسطی ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے گیارھویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

25

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے گیارھویں سالانہ اجتماع کا سہ روزہ پروگرام ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک صبح آٹھ بجے شروع ہوا اور تین دن تک جاری رہ کر ۲۰ اکتوبر بروز اتوار ڈیڑھ بجے دوپہر اختتام پذیر ہو گیا امسال بھی حسب سابق مرکز احمدیت میں آنے والی بہنوں کی تعداد گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ رہی۔ کل چھیاسی لجنات کی ۲۴۶ نمائندگان اور زائرات نے شرکت کی جبکہ گذشتہ سال پچاسی لجنات کی ۵۹۸ ممبرات شامل ہوئی تھیں مقامی خواتین کی تعداد اسکے علاوہ ہے

قیام وطعام

بیرونجات سے آنیوالی خواتین اور ناصرات کی رہائش کا انتظام جامعہ نصرت میں کیا گیا تھا۔ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق پہلی بار روٹی پکانے کی تمام تر ذمہ داری مستورات نے اپنے اوپر لی۔ ربوہ کی خواتین نے اس سلسلہ میں اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کیں اور مہمان خواتین کے لئے خود اپنے ہاتھ سے ان ایام بھجدولی پکائی ـــ یہ تجربہ اللہ تعالے کے فضل سے بہت ہی کامیاب رہا۔ سہ روزہ پروگراموں کی کسی قدر تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

۱۸ اکتوبر - پہلا اجلاس

پہلے دن کا پہلا اجلاس ناصرات الاحمدیہ کے لئے مخصوص تھا۔ آٹھ بجے سے قبل ہی ربوہ کے مختلف حلقہ جات کی اور بیرونجات سے آتی ہوئی ناصرات اپنے اپنے پرچم لہراتے ہوئے مقام اجتماع میں جمع ہوئیں۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کی تشریف آوری پر آٹھ بجے کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد بچیوں نے حضرت صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی اقتداء میں اپنا عہدنامہ دہرایا اور پھر اجتماعی دعا کی۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کا خطاب

دعا کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کا افتتاحی خطاب شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا میری ننھی منھی اور نہایت ہی عزیز بچیو۔ آج کا اجلاس صرف آپکا اجلاس ہے اس لئے اس تھوڑے سے وقت کو بڑی ہی خاموشی اور بہت ہی سکون سے گذارو ـــ آپ کی تنظیم کا نام ہے "ناصرات الاحمدیہ" یعنی احمدیت کی مدد کرنے والیاں۔ اس نام سے آپ پکاری تو جاتی ہیں۔ لیکن کیا کبھی غور کیا کہ آخر اس نام کے انتخاب کی وجہ کیا ہے۔ آپ میں سے ہر ایک اس نام پر غور کرے اور اپنے اقوال افعال اور حرکات سے جماعت احمدیہ کی مدد معاون بننے کی کوشش کرے۔

میری بچیو! اپنے نام کی ہمیشہ لاج رکھیو اپنے جھنڈے کو کبھی نیچے نہ ہونے دینا اور حقیقی معنوں میں احمدیت کو تقویت پہنچانے والی ثابت ہوسات سے پندرہ سال تک کی عمر کا عرصہ آپ کی ٹریننگ کا زمانہ ہے جس میں آپ کو لجنہ کی بہترین ممبر اور کارکن بننے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ جو بچی بھی اپنے اوقات کو ضائع کرتی اور ان آٹھ سالوں میں کچھ نہیں سیکھتی وہ ناصرات الاحمدیہ بننے کے لائق نہیں ـــ!

اس کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے آئندہ سال کے لئے بچیوں کے سامنے ایک پانچ نکاتی پروگرام پیش کیا اور اس امر کی وضاحت کی کہ اس لائحہ عمل پر کاربند رہنے والی بچیاں ہی آئندہ انعامات حاصل کرنے کی مستحق قرار دی جائیں گی۔

اس پروگرام کی پہلی شق "صداقت" پر مبنی تھی۔ یعنی ہر بچی سچ بولنے کی عادت کو اس پختگی سے اپنالے کہ کوئی بڑے سے بڑا طوفان اسے جھوٹ بولنے پر آمادہ نہ کر سکے۔ پھر فرمایا۔ وہ اتنی دیانتدار ہو کہ اس کی دیانتداری کی قسم کھائی جا سکے۔ محنت کی عادت اس کے اندر اس طرح راسخ ہو جائے کہ ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں فخر محسوس کرے۔ نیز وقت کی پابند ہو۔ اور۔ اپنے لباس کی۔ ماحول کی ـــ گھر کی۔ غرض ہر چیز کی صفائی کا خاص خیال رکھنے والی ہو۔

آپ نے ناصرات الاحمدیہ کی نگرانوں کو یہ نصیحت کی کہ آئندہ سال بھر وہ بنظر غائر اس چیز کا جائزہ لیتی رہیں کہ کن کن بچیوں نے ان پانچوں صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور اسی کے مطابق رپورٹیں بھجوائیں

خطاب کے آخر میں آپ نے فرمایا میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالے آپ کو حقیقی معنوں میں ناصرات الاحمدیہ بننے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ اپنے عمل سے۔ اپنے کردار سے۔ اپنے اخلاق سے دنیا پر یہ ثابت کر دیں کہ ہم واقعی ناصرات الاحمدیہ یعنی احمدیت اور اسلام کو تقویت پہنچانے والی ہیں۔

تقریری مقابلہ چھوٹا گروپ

حضرت سیدہ موصوفہ کے خطاب کے بعد چھوٹے گروپ کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں سات سے دس سال تک کی بچیوں کو حصہ لینے کی اجازت تھی۔ مقررہ موضوعات حسب ذیل تھے:

۱۔ سچائی ۲۔ دیانتداری ۳۔ آداب مجلس

وقت فی تقریر تین منٹ دیا گیا ـــ کل ستّرہ لجنات کی بیس مقررات نے اس مقابلے میں حصہ لیا۔ نتیجہ حسب ذیل رہا۔

اوّل: ۱۔ امۃ الغفور جونیئر ماڈل سکول ربوہ

۲۔ امۃ الباسط کراچی

دوم:۔ امۃ الآخر ربوہ

سوم:۔ نگہت ہاشمی راولپنڈی

حوصلہ افزائی کا انعام

۱۔ بشریٰ صدیقہ جھنگ

۲۔ نفیسہ سرگودہا

منصفین کے فرائض انہوں نے انجام دئے

۱۔ محترمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ نصرت گرلز سکول ربوہ

۲۔ سلمیٰ مبشر صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ

۳۔ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ علاقائی پریذیڈنٹ سابق صوبہ سرحد

تقریری مقابلہ بڑا گروپ

چھوٹے گروپ کے تقریری مقابلے کے بعد فیکٹری ایریا جونیئر ماڈل سکول ربوہ اور دار النصر غربی ربوہ کی بچیوں نے ترانے سنائے جس کے بعد بڑے گروپ کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلے میں گیارہ سے پندرہ سال تک کی بچیوں کو حصہ لینے کی اجازت دی گئی۔ موضوعات حسب ذیل تھے۔

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ

۲۔ سادہ زندگی

۳۔ سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ

کل پندرہ لجنات کی بیس مقررات نے حصہ لیا۔ وقت فی تقریر پانچ منٹ دیا گیا۔ انعامات حاصل کرنے والی بچیوں کے نام یہ ہیں:۔

اوّل:۔ طاہرہ خان نصرت گرلز سکول ربوہ

دوم:۔ حامدۃ البشریٰ راولپنڈی

سوم:۔ مبارکہ متین سرگودہا۔

حوصلہ افزائی

۱۔ نصرت جبیں ملتان

۲۔ نصرت جہاں پشاور

اس کے بعد تمام بچیوں نے ایک بار پھر حضرت صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا اور پھر دعا کے ساتھ ان کا یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

ٹھیک تین بجے لجنہ اماء اللہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر تمام ممبرات نے آپ کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا

اسکے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جو الفضل میں قسط وار شائع ہو چکا ہے

تقریری مقابلہ معیار اوّل

حضرت سیدہ صدر صاحبہ کے اس خطاب کے بعد معیار اوّل کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں بی اے یا اس سے زائد تعلیم والی لڑکیوں کو حصہ لینے کی اجازت تھی وقت فی تقریر سات منٹ دیا گیا۔ منتخب کردہ موضوعات حسب ذیل تھے۔۔

۱۔ دعا اور اسکی قبولیت ۲۔ سورۃ فاتحہ کی تفسیر ۳۔ جماعت احمدیہ اور تبلیغ اسلام اس مقابلے میں کراچی۔ گوجر خان۔ ربوہ۔ لاہور۔ راولپنڈی اور سرگودہا کی کل چھ مقررات نے حصہ لیا۔ نتیجہ حسب ذیل ہے۔

اوّل	نصیرہ نور راولپنڈی
دوم	حور جہاں کراچی
سوم	صبیحہ محمود الٰہی لاہور

اس مقابلے کے فوراً بعد لجنہ اماء اللہ کا یہ پہلا جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ لاہور نے اپنی جماعت کے ان احباب کی فہرست بھجوائی ہے۔ جنہوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنا موعودہ عطیہ سو فیصدی ادا فرما دیا ہے۔ ان احباب کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے نوازے۔ آمین۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

نمبر شمار	اسماء معطیان	رقم عطیہ
۱	حکیم عبدالحمید صاحب	۳۰
۲	ماسٹر غلام محمد صاحب	۱۶۳
۳	چوہدری غلام حسین صاحب	۳۰
۴	ملک بشارت علی صاحب	۷۰
۵	عبدالقدیر خان صاحب	۵۰
۶	چوہدری مبارک احمد صاحب	۳۶
۷	ملک نور دین صاحب	۱۵
۸	ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب	۵
۹	محمودہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب	۲
۱۰	چوہدری مشتاق احمد صاحب	۲۵
۱۱	چوہدری محمد یعقوب صاحب	۱۵
۱۲	عبدالرشید صاحب	۱۰۰
۱۳	چوہدری احمد دین صاحب	۲۵
۱۴	کوثر سلطانہ صاحبہ	۲
۱۵	محترمہ غلام عائشہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقدیر خان صاحب	۱۰۰

جماعت احمدیہ رسالپور

نمبر شمار	اسماء معطیان	رقم عطیہ
۱	مبارک احمد صاحب ارشاد	۱۰۰
۲	نذیر احمد صاحب ساجد	۱۵۰
۳	عبدالکریم صاحب	۳۰
۴	عبدالحمید صاحب	۶۰
۵	امین الرشید صاحب ابن عبدالمجید صاحب	۵

جماعت احمدیہ آئنہ کرمپورہ ضلع شیخوپورہ

نمبر شمار	اسماء معطیان	رقم عطیہ
۱	ڈاکٹر سعید احمد صاحب آئنہ کرمپورہ	۳۰۰
۲	چوہدری محمد دین صاحب نمبردار	۱۰۰۰
۳	مولوی عبدالرحمٰن صاحب	۱۰۰
۴	چوہدری سردار احمد صاحب	۵۰۰
۵	میاں لال شاد صاحب مرحوم	۲۰۰
۶	چوہدری عبدالمجید صاحب احاطہ لنگر	۳۰۰

جماعت احمدیہ کوئٹہ

نمبر شمار	اسماء معطیان	رقم عطیہ
۱	مکرم محمد اسحاق صاحب عابد کوئٹہ	۳۰۰
۲	محترمہ بیگم صاحبہ ” ”	۵۰
۳	حاجی فیض الحق خان صاحب ”	۱۵۰
۴	چوہدری محمد حیات صاحب ”	۱۰۰
۵	محترمہ بیگم صاحبہ ” ”	۵۰
۶	مکرم بشارت احمد صاحب پسر ”	۵۰
۷	قاضی شریف الدین صاحب ”	۱۰۰
۸	مرزا معظم بیگ صاحب ”	۱۲۶
۹	میاں عبدالقیوم صاحب بی۔ اے ”	۱۰
۱۰	پروفیسر افتخار احمد صاحب	۶۰
۱۱	رشید احمد صاحب ایڈیشن	۱۰۰

”وقف جدید کیلئے قربانی کا آغاز بچپن ہی سے ہونا چاہیئے“

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا وقف جدید کے بارے میں

ارشاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تازہ خطبہ میں ارشاد فرمایا:۔

”وقف جدید کا سال رواں کا چندہ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے پچھلے سال سے کچھ اچھا ہے۔ اور امید ہے وہ سال کے آخر تک پورا ہو جائیگا۔ سال رواں کا بجٹ ایک لاکھ چھیاسٹھ ہزار روپیہ تھا۔ اس میں سے ایک لاکھ دس ہزار روپیہ ہمارا خیال تک وصول ہو چکے ہیں۔ ..... (اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ وصولی ایک لاکھ ۲۷ ہزار روپیہ تک پہنچ چکی ہے۔ اختر) ... تاہم اطفال الاحمدیہ کا جو پچاس ہزار روپیہ چندہ تھا۔ اس میں سے صرف گیارہ ہزار روپیہ وصول ہوا ہے۔ میری یہ خواہش بھی ہے اور دعا بھی کرتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان بچے اور چھوٹے بچے جنہیں میں نے اس میں شامل کیا ہوا ہے۔ وقف جدید کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لیں۔ اور میرے نزدیک ایسا ممکن ہے لیکن ان کے والدین اور سرپرست اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں رکھتے“

(الفضل مورخہ ۲۶ راخاء)

پس آپ آگے بڑھیں اور دین کی خدمت کے لئے اپنی قربانیوں کو انتہائی حد تک پہنچا دیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نعمتوں کے آپ وارث بن جائیں۔ بچوں کے لحاظ سے وقف جدید کا چندہ دلوائیں۔ تا کہ انہیں اس کی عادت ہو کر وہ بڑے ہو کر خدمت دین کر سکیں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف دو ماہ سے کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ بہت سی جماعتیں شروع سال یعنی ماہ مئی سے ہی یہ چندہ بھجوا رہی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن بعض جماعتوں کے عہدہ داروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ تمام مقامی جماعتوں کے عہدیداروں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں۔ اور کوشش فرمائیں۔ کہ ہر جماعت کے چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ انعقاد جلسہ سے پہلے پہلے سو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں۔ جن کے اخراجات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ عہدہ داروں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کی کسی کوتاہی کی وجہ سے کوئی دوست اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ براہ مہربانی اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی جدوجہد میں چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی نظرانداز نہ ہو جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

شکریہ احباب

میرے والد محترم مولوی ابوالفضل محمود صاحب کی وفات پر خاندان حضرت مسیح موعود، بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت نے جس رنگ میں تعزیت و ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ میں اس کا دلی طور پر شکر گذار ہوں۔ بیرون ربوہ اور غیر ممالک کے احباب نے بھی جماعتی اور انفرادی طور پر کثیر تعداد میں خطوط، ٹیلیفون اور ٹیلیگرام کے ذریعہ تعزیت فرمائی ہے۔ اور خطوط کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ ہر ایک کو فرداً فرداً جواب دینا فی الحال مشکل ہے۔ اسلئے ”الفضل“ کے ذریعہ میں مکرمہ والدہ صاحبہ اور سب بہن بھائیوں کی طرف سے اور اپنی جانب سے جملہ بزرگان اور احباب کی ہمدردی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ابا جان مرحوم کے بلند درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(قمر احمد۔ ابن مکرم مولوی ابوالفضل محمود صاحب مرحوم محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

امتحانات میں نمایاں کامیابی اور درخواستِ دعا

خاکسار کے لڑکے عزیز عبد الحی نے حیدر آباد میں الیکٹریکل مکینیکل کے امتحان میں اعلیٰ نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اسی طرح میری بچی عزیزہ امۃ الحی نے گورنمنٹ گرلز کالج حیدر آباد سے بی اے فائنل کا امتحان دے کر خاص پوزیشن حاصل کی ہے۔ میں بزرگان سلسلہ، درویشان قادیان اور دیگر بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کی امتحانات میں موجودہ نمایاں کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنانے کے علاوہ اسلام کو خدمت کے لئے مفید تر بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار ڈاکٹر عبد القدوس ڈرب شاہ رسالتی سندھ

اعلان گمشدہ

ایک تھیلا جس میں کچھ کاغذات اور ایک پن ہے جو کہ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کی بس SG-۳۸۹۸ سرگودھا تا گوجرانوالہ جا رہی تھی۔ اس میں رہ گیا ہے۔ جس کو ملے وہ مندرجہ ذیل پتہ پر دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

کیپٹن نعیم احمد اڈہ طارق ٹرانسپورٹ سرگودھا

ولادت

میرے بہنوئی ملک ناصر احمد صاحب بھوکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۶ ستمبر ۱۹۶۷ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نو مولود کا نام مظفر احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ نومولود مکرم ملک شیر محمد صاحب بھوکہ آف ملتان کا پوتا اور قریشی عبد الحمید صاحب گوبازار ربوہ کا نواسہ ہے۔

(عبد السمیع سالک، سویڈیش پاکستان انسٹیٹیوٹ آف ٹکنالوجی گجرات)

آپ بھی دستو
محاذ پر ھیں

جب آپ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خریدتے ہیں تو آپ دفاعی جدوجہد میں برابر کے شریک کار ہیں۔ مکمل دفاع وطن اچھے اسلحہ کے بغیر ممکن نہیں۔ اور یہ اسلحہ فراہم کرنے کے لئے سرمائے کی ضرورت ہے۔ اپنے وطن کی آزادی کے تحفظ کے لئے زیادہ سے زیادہ روپے کے سرٹیفکیٹ خرید رکھئے۔

آپ کا سرمایہ دس سال میں دگنا ہو جائے گا

بچت کیجیے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

ADGROUP CDNS

۵، ۱۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰، ۱۰۰۰ اور ۵۰۰۰ کی شرح کے سرٹیفکیٹ ہر بینک اور ڈاکخانے سے دستیاب ہیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

26

شاہ حسین کا تختہ الٹنے کی ناکام کوشش

عمان ۵ نومبر۔ کل یہاں شاہ حسین کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق فلسطینی چھاپہ ماروں نے کل حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وفادار فوجیں ان کے راستے میں رکاوٹ بن گئیں۔ اردن کے دارالحکومت عمان میں بڑے پیمانے پر فائرنگ ہو رہی ہے اور فلسطینی حریت پسندوں اور وفادار فوجوں کے درمیان جھڑپوں کی اطلاع ملی ہے۔ شاہ حسین نے ایک بیان میں کہا ہے کہ بغاوت کچل دی گئی ہے۔

تربیلا میں عظیم اجتماع سے صدر کا خطاب

تربیلا ۵ نومبر۔ صدر ایوب نے کل یہاں چار ارب ۱۴ کروڑ روپے کے عظیم ترقیاتی منصوبہ تربیلا ڈیم کے تعمیری کام کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ سندھ طاس معاہدہ کے بعد آبپاشی کے جن منصوبوں پر کام کیا گیا ہے۔ تربیلا ڈیم ان میں سب سے بڑا منصوبہ ہے۔ وہاں سے پانی اور بجلی کے ترقیاتی پروگرام میں کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل سے مغربی پاکستان میں آبپاشی کا انتظام مکمل ہو جائیگا جس سے زرعی معیشت کو خود کفیل بنانے میں بڑی مدد ملے گی۔ اور اس کے ذریعہ پیدا ہونے والی بجلی ملک کے صنعتی منصوبوں کو مزید ترقی دینے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ صدر ایوب نے کہا یہ منصوبہ انشاء اللہ تو پاکستان کو خشک سالی کے اثرات سے نجات دلا دے گا اور اس ڈیم کی تکمیل کے بعد متعدد نہریں تعمیر کی جائیں گی۔ اور دریاؤں میں پانی کی کمی کے وقت آبپاشی کے نظام کو جاری رکھنے کے لئے پانی کا بہت بڑا ذخیرہ تعمیر کیا جائے گا۔ صدر نے کہا ان سب باتوں کے علاوہ تربیلا ڈیم پاکستانی قوم کے اس عزم کا عکاس ہے کہ وہ ملکی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے پوری محنت سے دن رات کام کرے گی۔

اسرائیلی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے عام لام بندی

قاہرہ ۵ نومبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ نے اسرائیلی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے زبردست تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ پچھلے دنوں عوامی دفاعی فوج کا جو منصوبہ بنایا گیا تھا۔ اس پر کل سے عمل درآمد شروع ہو گیا ہے۔ ملک کے مختلف علاقوں میں دفاعی فوج میں بھرتی کے مراکز کھول دیئے گئے ہیں۔ جن میں ہزاروں افراد نے اپنے آپ کو بھرتی کے لئے پیش کیا ہے۔

آج متحدہ جمہوریہ کی کابینہ کا اجلاس صدر ناصر کی صدارت میں ۴ گھنٹے جاری رہا جس میں دفاعی فوج کو اسرائیل کے متوقع حملوں کے خلاف مؤثر طور پر استعمال کرنے کے بارے میں تجاویز پر غور کیا گیا۔ اجلاس کے بعد وزیر اطلاعات محمد فائق نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ کابینہ نے اسرائیل جارحیت کے خلاف قوم کے تمام وسائل کو بروئے کار لانے کے بارے میں بحث کی ہے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کچھ عرصہ سے پیٹ درد کی بیماری میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد یامین ایبٹ آباد)

۲۔ میری اہلیہ مسماۃ رحمت بی بی عرصہ سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم بشیر احمد چک ۹۶ ج ب چھپڑ)

ملتان کی صنعتی اسٹیٹ نے کام شروع کر دیا

لاہور یکم نومبر۔ ملتان کی صنعتی اسٹیٹ نے کام شروع کر دیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ۱۴۰۰ ایکڑ پر مشتمل اس اسٹیٹ کا اصلاحی کام شروع ہو چکا ہے۔ ۲۵ ایکڑ رقبہ میسرز ہلال فیبرکس لمیٹڈ ملتان اور میسرز ہلال فلور اینڈ جنرل ملز لمیٹڈ ملتان کو الاٹ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں دونوں فرموں کے منیجنگ ڈائریکٹر اور محکمہ صنعت و تجارت مغربی پاکستان کے ڈائریکٹر نے آج ایک معاہدے پر دستخط کئے۔ اس اسٹیٹ میں ½ ۲ ایکڑ سے ۲۵ ایکڑ رقبہ پر مشتمل پلاٹ صنعت کاروں کو الاٹ کئے جائیں گے۔ اس جگہ پر پانی کی فراہمی کا نکاس، آب، بجلی اور سڑکوں وغیرہ کی مراعات موجود ہیں اس میں صنعتی کارخانے قائم کرنے کے خواہشمند افراد کو مجوزہ فارموں پر درخواستیں دینا ہونگی۔ یہ فارم منیجر صنعتی اسٹیٹ ملتان اور افسر برائے عام صنعتی معاملات یا ڈائریکٹر صنعت و تجارت مغربی پاکستان ۴۰ ایمپرس روڈ لاہور سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ناظر تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ)

اسلامی عبادات بہت بڑی حکمت پر مبنی ہیں اور انہیں ہر حال میں بجا لانا ضروری ہے

قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہیں آسکتا کہ انسان ان عبادات کی ضرورت سے بے نیاز ہو جائے

سیّدنا حضرت المصلح الموعود اسلامی عبادات کی فرضیت اور ان کی ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں میں ایک بہت بڑا طبقہ ایسا ہے جو نماز نہیں پڑھتا۔ اس لئے نہیں کہ وہ نماز کا قائل نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے۔ اور اگر ہم نماز نہیں پڑھیں گے تو وہ ہمیں بخش دے گا۔ آخر اس نے گنہگاروں کو ہی بخشنا ہے۔ اگر گناہ کرنے والے نہ ہوئے تو وہ بخشے گا کن کو؟ یہ جواب غلط ہے یا صحیح اس کے متعلق بحث نہیں بہرحال یہ ایک جواب ہے جو انہوں نے سوچا ہوا ہے لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو سمجھتا ہے کہ یہ احکام پرانے زمانہ میں محض عربوں کی اصلاح کے لئے دیئے گئے تھے عرب لوگ بالکل وحشی تھے۔ اور وہ گندے اور غلیظ رہتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دے دیا کہ تم اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف رکھا کرو۔ اسیطرح ان میں کوئی تنظیم نہیں تھی۔ وہ بالکل پراگندہ حالت میں تھے اسلام نے اُن کو حکم دے دیا کہ وہ پانچ وقت مسجد میں اکٹھے ہو جایا کریں۔ اس طرح گو بظاہر نماز کا حکم دیا گیا مگر دراصل یہ غرض تھی کہ وہ خُدا تعالیٰ کے ڈر کے مارے جب مسجد میں آئیں گے اور انہیں قوم اور ملک کے حالات بتائے جائیں گے۔ تو ان میں سیاسی بیداری پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ دُنیا پر غالب آنے کی کوشش کریں گے مجھے یاد ہے میں بچہ تھا کہ میں نے ایک اخبار میں ایک دفعہ اس کے متعلق ایک مضمون پڑھا ایک صاحب جو مسلمانوں کے مبلغ سمجھے جاتے تھے اور جاپان اور امریکہ میں تبلیغ کرکے آئے تھے انہوں نے واپس آنے پر علی گڑھ میں ایک لیکچر دیا جو اخبار میں شائع ہوا۔ اور میں نے بھی پڑھا اس لیکچر میں انہوں نے بیان کیا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور پانچ وقت مسجد میں جا کر ادا ہونی چاہیئے دراصل ایسا کہنے والے حقیقت پر کبھی غور نہیں کرتے وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ پرانے زمانہ کے لحاظ سے اس کے احکام اور رنگ رکھتے ہیں۔ بے شک احکام وہی رہیں گے مگر حالات کے لحاظ سے ان کی ہیئت بدلتی چلی جائے گی۔ عرب لوگ جاہل تھے، وہ ننگے پاؤں رہتے تھے کپڑے ان کے پاس بہت کم ہوا کرتے تھے اس لئے ان کو سجدہ اور رکوع کا حکم دے دیا گیا۔ مگر اب وہ زمانہ ہے کہ اگر سجدہ کیا جائے یا رکوع کے لئے جھکا جائے تو پتلونوں کی کریزیں بالکل خراب ہو جائیں اس زمانہ میں اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے تو وہ یقیناً اس حکم میں ترمیم کرتے اور یقیناً وہ یہی کہتے کہ بنچ پر بیٹھے بیٹھے اگر سر جھکا لیا جائے تو اتنا ہی کافی ہے رکوع اور سجدہ کی کوئی ضرورت نہیں اسیطرح روزہ ہے یہ بعض ان لوگوں کے لئے ہے جو بہت کھا جاتے ہیں۔ عرب لوگ وحشی تھے اور وہ اپنے معدوں کا خیال نہیں رکھتے تھے اس لئے اسلام نے انہیں روزوں کا حکم دے دیا۔ مگر اب تہذیب کا دَور دورہ ہے۔ اب لوگ اپنے معدہ کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ اب اگر صبح و شام صرف ناشتہ کر لیا جائے اور کیک بسکٹ کھا لئے جائیں لیکن دن بھر کچھ نہ کھایا جائے تو روزہ کے لئے اتنا ہی کافی ہے غرض مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ان عبادات کے متعلق سمجھتے ہیں کہ یہ آؤٹ آف ڈیٹ (OUT OF DATE) ہیں۔ موجودہ زمانہ میں ان کی ضرورت نہیں۔ اور ایک طبقہ ایسا ہے جو کہتا ہے کہ نماز تو دل کی ہی نماز ہے ظاہری حرکات کی کیا ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نماز ظاہر کی بھی ہے اور دل کی بھی۔ اور ان دونوں چیزوں کا مجموعہ انسان کے لئے برکت کا موجب ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ عنکبوت ص ۳۳۷، ۳۳۸)

بڑی طاقتوں کو سنجیدگی اور احساس ذمہ داری سے اقوام متحدہ کے مقاصد حصول کے لئے کوشش کرنی چاہیئے

تعلیم الاسلام کالج میں یوم اقوام متحدہ کے سلسلہ میں تقریب

ربوہ ۲۴؍ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو پولیٹیکل سائنس سوسائٹی کے تحت یوم اقوام متحدہ کے سلسلہ میں ایک جلسہ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر این اے خان صاحب ایم ایس سی پی ایچ ڈی (انگلینڈ) منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک حافظ عبد السمیع علی نعیم ظفر ڈار نے کی سیکرٹری عقیل عامر نے گزشتہ اجلاس کی رپورٹ پڑھی۔ جلسہ میں مختلف مقررین نے انجمن اقوام متحدہ کے اغراض و مقاصد اور اس کے نظری و عملی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مکرم پروفیسر ایم ایس خالد صاحب صدر شعبہ سیاسیات نے اپنی تقریر میں اقوام متحدہ کی کارکردگی اور افادیت اور قیام امن سے متعلق انجمن کی کوششوں کا جائزہ پیش کرتے ہوئے ان مشکلات و وجوہات کی وضاحت کی۔ جو اس عالمی تنظیم کے عظیم مقاصد کی راہ میں روک ہیں۔ آپ نے بڑی طاقتوں کے مفاد پرستانہ طرز عمل پر تنقید کی اور بڑی طاقتوں کے ویٹو کے اختیارات کے غلط اور بالعموم نامناسب استعمال پر نکتہ چینی کی۔ طلباء میں سے آصف احسن، البشیر الدین شمس، اور رفیق اختر نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اجلاس میں ایک قرارداد بھی پاس کی گئی جس میں کشمیر کا مسئلہ حل نہ کر سکنے میں اقوام متحدہ کی ناکامی پر مایوسی کا اظہار کیا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ تنازعہ کشمیر صرف اور صرف حق خود اختیاری کے اصول پر ۱۹۴۹ء ، ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔ قرارداد میں مزید کہا گیا ہے کہ عرب مقبوضہ علاقے اسرائیل سے آزاد کرانے کے لئے سخت اقدام اٹھائے جائیں۔ اور بیت المقدس کی عزت و حرمت بحال کر کے اسے اردن کے قبضہ میں دیا جائے۔

آخر میں صدر جلسہ مکرم ڈاکٹر این اے خان صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ دراصل بنیادی مسئلہ انسانی مساوات افراد و اقوام کی عزت و وقار اور ان کے بنیادی حقوق کی سربلندی کا ہے جب تک رنگ و نسل اور دوسرے مصنوعی امتیازات کو ختم کر کے تمام چھوٹی بڑی اقوام کو اپنے آزادانہ طریق سے خود اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے اور اپنا مخصوص طرز اختیار کرنے کا حق نہیں دیا جاتا اس لئے وقت تک اقوام متحدہ کے مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے۔ اور دنیا میں قیام امن کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اقوام متحدہ کی ان خدمات کو سراہا جو تعلیم اور سائنس کی ترقی و ترویج کے سلسلہ میں دلچسپی نیز لوگوں کے معیار حیات کو بلند کرنے کی خاطر انجام دی گئیں۔ ڈیڑھ گھنٹہ کی کارروائی کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا (رانا محمود خان صدر پولیٹیکل سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

سالِ نو تحریک جدید کے اعلان پر

مسابقت الی الخیرات کی روح کا مظاہرہ

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۵ اخاء کو خطبہ جمعہ کے دوران جب تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا تو جماعتی اور انفرادی ہر دو معیار پر مسابقت کی کئی قابل قدر مثالیں مشاہدہ میں آئیں جس سے ظاہر ہے کہ بفضلہ تعالیٰ جماعت کے بچے بوڑھے اور عورت مرد ہر طبقہ کو اسلام کی اشاعت کے لئے ایک غیر معمولی دلچسپی ہے مثلاً بچوں میں سے ظہیر احمد صاحب بابر ابن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ سنتے ہی اپنے محلہ کے متعلقہ عہدیدار کے گھر گئے اور ان کو تحریک جدید کے لئے دس روپے ادا کر دیئے اسیطرح بڑی عمر کے دوستوں میں سے ایک صاحب ملک محمد نواز صاحب جو تانگہ چلاتے ہیں اولین موقعہ پر دفتر میں پہنچے اور روپے جمع کروا دیئے ابتدائی چند دنوں کے اندر جن مخلصین نے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کی ان کی خبر سنیں ان شاء اللہ جلدی سابقون کے عنوان کے تحت ہدیہ قارئین کی جائیں گی۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲